سوال

(292)آمین بالجہر سے متعلق علماء کرام سے سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضورﷺ وآنجناب کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین ودیگر آئمہ وبزرگان دین جس کے اسمائے ہائے مبارک زیل میں درج ہیں۔ ان کی نسبت جواب کو سوال کے محاذ ارقام فرمایئں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

1۔بحالت نماز جماعت خلف امام سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں؟

2۔آیا آپ بحالت نماز جماعت ختم قراءت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں۔؟

3۔آیا بحالت نماز رفع الیدین کے قائل تھے یا نہیں۔؟ آیا بحالت نماز زیر ناف ہاتھ باندھتے تھے یا سینہ پر؟

4۔ماہ رمضان لمبارک میں تراویح معہ وتر کتنی رکعت پڑھتے۔ حوالہ کتب معتبرہ شرعیہ سے تحریر فرمایا جاوے۔ حضورﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسنرضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسینرضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام زین العابدینرضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ عبدلقادر جیلانیؒ ا۔امام ابو حنیفہؒ۔امام مالک۔امام شافعی۔امام احمد بن حنبلؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔حضرت نظام الدین اولیاء حضرت امام غزالی۔(14دسمبر 1932ء)(از مولوی نور الٰہی صاحب نور گرجاکھی خطیب شیخوپورہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خداﷺ کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرفسے صادر ہوتا تھا۔

2۔رسول خداﷺ احمد مجتبیٰﷺ نے بحکم خدا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔

"لاتقروابشئ من القران اذا جهرت الاامام القران " (ابو داؤد)

’’جب میں جہری نمازوں میں قراءت پکار کر پڑھوں۔ تو تم اس وقت سورۃ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔‘‘

3۔ "فان لاصلوۃ لمن یقرء بفاتحۃ الکتاب" (مشکوٰۃ باب القراۃ فی الصلوٰۃ)

''کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے۔ اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔''

4۔ آثار صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اپنے پیارے رسول ﷺ کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

5۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کہ ماتحت فرماتے ہیں۔

"والعمل علی ہذا الحدیث فی القراءۃ خلف الامام عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتابعین وہو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافی واحمد واسحق یرون القراۃ خلف الامام"

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی ص43)

6۔ حارث اوریزیداب شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر ابن الخطاب نقراء خلف الامام کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا۔ کہا امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جز القراۃ للبیھقی ص96۔، مستدرک حاکم ص231 کنزالعمال ص187 جلد3)

7۔ "وعن علی انہ کان یامران یقرا خلف المام"

''اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔'' (جزالقراۃ ص62)

8۔ "وعن الحسن انہ یقول اقراء واخلف الامام فی کل صلوۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک" (جزالقرات للبیھقی)

''اورامام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔''

9۔ امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کئے قائل ہیں۔ اورفرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

10۔ امام ابو حنیفہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے۔ اور جہری نمازمیں بھی اکثر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ ص173)

11۔ ملاجیون حنفی مصنف نورالانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

"فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراہم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ"

صوفیا کرام اورمشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اوراچھا سمجھتے تھے۔ احتیاط جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

12۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ احتیاط واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء اورتابعین اور تبع تابعین کا (نووی شرح مسلم ص170)

3۔ پیر عبدالقادجیلانی فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے۔ (غنیہ ص10)اگر کوئی رکن جان بوجھ کرچھوڑدے۔ یا بھول جاوے تواس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔ (لہذا فاتحہ ضرورپڑھنی چاہیے۔) (غنیۃ الطالبین ص12)

4۔ عبداللہ بن مبارک شاگردامام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔ "انا اقرء خلف الامام والناس یقرون الاقوم من الکوفیین"کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ اور تمام لوگ پڑھتے ہیں۔ مگرکوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

15۔ خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خداﷺ نے باامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرورپڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہوجائے گی۔ یہ حکم سن کرتمام جانثاران فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل تھے خصوصا حضرت عمر فاروق وعلی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توحکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ اورائمہ کرام میں سے امام مالک۔ اامام شافعی۔ امام احمد۔ امام غزالی۔ اورامام حسن اوردیگرآئمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (17 مئی 1935ء)

1۔ رسول خداﷺ ہمیشہ آمین بالجہر بعد قراءت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں۔ "صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال امین ومدبہا صوتہ" ''میں نے رسول اللہﷺ کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپﷺ نے والا الضالین کے بعد آمین درازآواز سے کہی۔'' (ترمذی۔ ص34۔ ابوداوٗد۔ ص136۔ ابن ماجہ۔ ص62۔ تلخیص الجبیر ص89 منتقی ص59 دارمی۔ ص106۔ دارقطنی ص127۔ مشکواۃ ص80)

2۔ ایک روایت ہے۔ "اذاقراولاا ضالین قال امین رفع بہا صوتہ" ''کہ رسول اللہﷺ نے فاتحہ ختم کی توآپﷺ نے بلند آواز میں آمین کہی'' (ابوداوٗد۔ ص136 وعون المعبود ص351)

3۔ ایک روایت میں ہے۔ "انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین" (ابوداوٗد ص1301)

''کہ وائل نے رسول خداﷺ کے پیچھے نماز پڑھی توآپﷺ نے آمین بالجہر کہی۔''

4۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کوابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ وسندہ صحیح اورسنداس کی صحیح ہے۔ وصحہ الدار قطنی اور صحیح کہا اس کو دار قطنی نے (تلخیص الجبیر 89)

5۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حدیث حسن کہ حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں رسول اللہﷺ کا آمین پکار کرکہنے کا زکر ہے۔ حسن ہے۔ (ترمذی 34)

6۔ اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں۔

"وبہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعد ہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ باتامسن ولایخفیہا وبہ یقول الشافی واحمد واسحق"

اوربہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین اور تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے۔ اور آہستہ نہ کہی جائے۔ اوراس طرح اامام شافعی اورامام احمد اوراسحاق فرماتے ہیں۔ کہ آمین بالجہر کہنی چاہیے۔ (ترمذی ص34)

7۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"ان انبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء ولا الضالین رفع صوتہ بامین"

''رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہہ کر پکارتے۔''

(علام المعوقعین جلد2ص 4 کنز العمال جلد3ص 187)

اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبد الرحمٰن فرماتے ہیں۔

"ولم یثبت من احدن الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسندالصحیح"

کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ لاحوذی ص209)

9۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں۔

"ادرکت ماتین من الصحابۃ اذا قال الامام والا الضالین رفعو اصواتھم بامین"

''کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا جب امام سورۃ فاتحہ ختم کرتا۔ تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے۔ اور مسجد میں گونج پیدا ہوجاتی۔''(بہقی جلد2ص59۔ اعلام جلد2ص5 قسطلانی جلد2ص85)

10۔ پیر عبد لقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "والجھر بالقراءۃ وامین" کہ جہری نمازوں میں جب قراءۃ بلند آواز سے پڑھی جائے۔ اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین ص10)

11۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیائ العلوم)

12۔ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نمازوں میں سورۃ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا یہی دستور تھا۔ آئمہ اسلام متبع سنت اس طرف گئے ہیں۔ امام حسن وحسین وزین العابدینؒ اپنے نانا حضرت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں۔ مطالعہ فرمایئں۔ (نور حسین گھر جاکھی از شیخوپوری 28جون 1935ء اہل حدیث امرتسر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص487